PAKISTAN SENATE
House of the Federation

THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Monday the March 02, 2026
(359th Session)
Volume XV, No.04
(Nos.)

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad

Volume XV — SP.IX (03)/2026
No.04 — 15

Contents

1. Recitation from the Holy Quran 1
2. Leave of Absence 1
3. Fateha 3
4. Point raised by Senator Raja Nasir Abbas (Leader of the Opposition) regarding the recent US-Israeli war with Iran and its implications in the region 3

SENATE OF PAKISTAN
SENATE DEBATES
Monday, the March 02, 2026

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at thirty one minutes past one noon with Mr. Chairman (Syed Yousaf Raza Gilani) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۗ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ۗ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۫ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۸۵﴾

ترجمہ: (روزوں کا مہینہ) رمضان کا مہینہ ہے جس میں قرآن (اول اول) نازل ہوا جو لوگوں کا رہنما ہے اور (جس میں) ہدایت کی کھلی نشانیاں ہیں اور (جو حق و باطل کو) الگ الگ کرنے والا ہے تو جو کوئی تم میں سے اس مہینے میں موجود ہو چاہیے کہ پورے مہینے کے روزے رکھے اور جو بیمار ہو یا سفر میں ہو تو دوسرے دنوں میں (رکھ کر) ان کا شمار پورا کرلے اللہ تمھارے حق میں آسانی چاہتا ہے اور سختی نہیں چاہتا۔ اور (یہ آسانی کا حکم) اس لیے (دیا گیا ہے) کہ تم روزوں کا شمار پورا کرلو اور اس احسان کے بدلے کہ اللہ نے تم کو ہدایت بخشی ہے تم اس کو بزرگی سے یاد کرو اور اس کا شکر کرو۔ سورۃ البقراۃ (آیت نمبر ۱۸۵)

Leave of Absence

Mr. Chairman: Senator Mohammad Ishaq Dar has requested for the grant of leave for 27th February, 2026 during the current Session due to official visit abroad. Is leave granted?

(Leave was granted)

Mr. Chairman: Senator Hamid Khan has requested for the grant of leave for 27th February, 2026 during the current Session due to personal engagements. Is leave granted?

(Leave was granted)

Mr. Chairman: Senator Saadia Abbasi has requested for the grant of the leave for 27th February and 2nd March, 2026 during the current Session due to personal engagements. Is leave granted?

(Leave was granted)

Mr. Chairman: Senator Saifullah Abro has requested for the grant of the leave for the whole 358th Session and on 23rd & 24th February, 2026 during the current Session due to personal engagements. Is leave granted?

(Leave was granted)

Mr. Chairman: Senator Anusha Rahman Ahmad Khan has requested for the grant of the leave for 27th February, 2026 during the current Session due to personal engagements. Is leave granted?

(Leave was granted)

Mr. Chairman: Senator Muhammad Talha Mehmood has requested for the grant of the leave for 25th July during the 352nd Session and 3rd to 10th October, 2025 during the 354th Session due to personal engagements. Is leave granted?

(Leave was granted)

Mr. Chairman: Senator Shahadat Awan has requested for the grant of the leave for the 27th February, 2026 during the current Session due to personal engagements. Is leave granted?

(Leave was granted)

Mr. Chairman: Senator Mir Dostain Khan Domki has requested for the grant of the leave for 27th February, 2026 during the current Session due to personal engagements. Is leave granted?

(Leave was granted)

جناب چیئرمین: Leader of the Opposition, برائے مہربانی دعائے فاتحہ کروادیں۔

<u>Fateha</u>

(اس موقع پر سینیٹر راجہ ناصر عباس نے ایوان میں دعائے فاتحہ کرائی)

Mr. Chairman: Leader of the Opposition.

<u>Point raised by Senator Raja Nasir Abbas (Leader of the Opposition) regarding the recent US-Israeli war with Iran and its implications in the region</u>

سینیٹر راجہ ناصر عباس (قائد حزب اختلاف): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! شکریہ، آپ نے موقع دیا۔ ہم جس خطے میں رہ رہے ہیں یہ انتہائی حساس خطہ ہے، ہر لحاظ سے geopolitically بہت اہمیت کا حامل ہے اور دنیا کے ظالم اور طاغوتی حکمرانوں کی نگاہیں اس کے اوپر ہیں۔ ہم جس دور میں رہ رہے ہیں میں نے پہلے بھی یہاں کہا، کہا جاتا ہے کہ یہ shift of power from West to East کا دور ہے۔ West پوری کوشش کر رہا ہے کہ shift of power کے process کو slow کرے اور روک دیں۔۔۔ (جاری۔۔T02)

T02-03March2026 Mariam Arshad/Ed:Irum 01:40 p.m.

سینیٹر راجہ ناصر عباس: (جاری۔۔۔۔) West پوری کوشش کر رہا ہے کہ shift of power process کو slow کریں اور روک دیں اور اس کے لیے اس کی کوشش یہی ہے کہ پورے خطے کے hard points کو destabilize کر دیں اور اس طرح سے اپنے اہداف کو حاصل کر سکیں۔ جمہوری اسلامی ایران ہمارا ہمسایہ برادر ملک ان کے عزائم اور اہداف کے مقابلے میں بہت بڑی رکاوٹ ہے۔ Netanyahu باقاعدہ کہہ چکا ہے کہ ہم Greater Israel بنائیں گے، اس region کا چہرہ بدل کر رکھ دیں گے۔ ابھی چند دن پہلے امریکی سفیر نے کہا جو Israel میں ہے، اس مقبوضہ فلسطین میں کہ ہم سعودی عرب سمیت سارے علاقے اپنے کنٹرول میں لے لیں گے۔ یہاں ہمارا نظام چلے گا، ہمارے under ہوں گے، یہاں پر ہماری مرضی ہوگی۔ یہ اپنے عزائم چھپاتے نہیں

ہیں، ان کی کتابیں پڑھیں۔ آج ہی Netanyahu کے گزشتہ تین سال کے جو بیانات ہیں اس region کے حوالے سے ان کا مطالعہ کریں، آپ کے سامنے واضح ہو جائے گا۔ پاکستان وہ ملک ہے جو فلسطینیوں کے حقوق کے لیے اس نے باقاعدہ ظلم کے خلاف stand لیا۔ 1973 کی war میں پاکستان نے فلسطینیوں کا باقاعدہ ساتھ دیا اور وہاں گئے عرب حکمرانوں کا، وہاں جا کر ہمارے pilots لڑے ہیں انہوں نے مارا ان Israelis کو، ان کے جہاز گرائے ہیں۔ پاکستان کا تاریخی stand یہی رہا ہے کہ فلسطین کے مظلوموں کے ساتھ رہے ہیں۔ آج بھی ہم دیکھتے ہیں کہ اس میں changes آرہے ہیں جو شاید مناسب نہیں ہے میں اس موضوع پر آج بات نہیں کرنا چاہتا۔

اس وقت سب سے بڑا جو ظلم ہو رہا ہے دنیا کے تمام قوانین جو تقریباً 80 سال سے بنے ہوئے تھے، ادارے بنے ہوئے تھے، United Nations کی شکل میں اور Security Council کی شکل میں جن کے تحت ایک قسم کی تقریباً ایک ترتیب تھی، ایک order تھا، نظم تھا دنیا کے اوپر جہاں انسان جا سکتا تھا، بات کر سکتا تھا۔ اب ایسا شخص امریکہ میں مسلط ہو گیا ہے جو اپنی خواہشات اور آرزوؤں کو قانون سمجھتا ہے اور پوری دنیا کو destabilize کرنے پر لگا ہوا ہے۔ آپ نے دیکھا Venezuela میں اس نے کیا کیا اور اس کا ظلم جو ہے وہ digest ہو رہا ہے۔ اس نے Maduro کو اٹھایا، اس کی wife کو اٹھایا اور بات ختم ہو گئی ہے۔ اس کا ہر جرم چھپا دیا جاتا ہے۔ ابھی پچھلی دفعہ بھی امریکہ سے مذاکرات ہو رہے تھے اور جو mediation کر رہا تھا Oman کی حکومت وہاں کے وزیر خارجہ اس وقت بھی کہہ رہے تھے کہ بہترین پیش رفت ہے اوراسرائیل اچانک رات کو حملہ کر دیتا ہے ، ایران کے اوپر ہمارے ہمسایہ ملک کے اوپر اور پھر وہ کتنا ظلم کرتا ہے۔ وہ ایسا کام کرتے ہیں، کسی ملک کے وزیر کو، وزیر دفاع کو نہیں مارا جاتا اس کے حکومتی سیاست دانوں کو نہیں مارا جاتا وہ ان پر حملے کرتے ہیں۔ اپنے گھروں میں بیٹھے ہوئے ان کی جو فورسز ہیں ان کے heads کو مار دیا جاتا ہے پھر دنیا والوں نے کہا کہ مذاکرات کریں ہمارے ہمسایہ ممالک نے بھی، عرب دنیا کے ممالک نے بھی کہا بات چیت ہونی چاہیے جب کہ دھوکا پہلے ہو چکا تھا مذاکرات کے دوران attack ہو چکا تھا۔ انہوں نے اپنے ہمسایہ ممالک کی بات سنی، دنیا کے لوگوں کی بات سنی کہ ہم مذاکرات سے نہیں بھاگ رہے ہم چاہتے ہیں مذاکرات سے مسائل حل ہو جائیں، بار بار کہہ چکے ہیں۔ میں نے کتاب پڑھی ہے وہاں کی Defence Ministry کے Production Minister تھے محسن رفیق، انہوں نے لکھا ہے

کہ آٹھ سال جو جنگ تھی اس کے دوران ہمیں دنیا سزائیں دیتی تھیں لیکن ہم اب خود کفیل ہو گئے تھے۔ ہم نے سوچا کہ ہم ایٹم بم بھی بناتے ہیں اورchemical weapon بناتے ہیں۔ ہم امام خامنہ ای رضوان اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس سائنسدانوں کو لے کر گئے تو انہوں نے کہا کہ خبردار کوئی ایٹم بم نہیں بنا سکتے۔ اللہ نے ہمیں دفاع کی اجازت دی ہے ظلم کی اجازت نہیں دی ہے یہ مارو گے تو ہر بچہ، عورت، مرد کوئی بھی نہیں بچے گا۔ Chemical weaponانسانوں کی تباہی بربادی کا ذریعہ نہیں بنے گا۔ شہید آیت اللہ سید علی خامنہ ای صاحب نے بھی کہا کہ ہم ایٹم بم نہیں بناتے میرا بھی وہی فتویٰ ہے۔ اس کے باوجود ان کو یقین دہانی کراتے تھے۔

جناب چیئرمین ! ان کا مسئلہ ایٹم بم نہیں تھا، مذاکرات شروع ہو چکے تھے، ایٹمی مسائل کے اوپر پہلے بھی ایک معاہدہ ہو چکا تھا جسے Donald Trumpنے پھاڑا تھا جو Obamaنے کیا تھا، اس کو پھاڑ دیا تھا۔ یہ کسی معاہدے پر نہیں آتے ان کے نزدیک کوئی قانون ہے ہی نہیں، کوئی معاہدہ ہے ہی نہیں، زبان ہے ہی نہیں لہٰذا اب پھر مذاکرات شروع ہو گئے۔ خطے کے ممالک اور باقی لوگوں کے کہنے پر China بھی تھا، Russia بھی تھا، سارے بات چیت کریں۔ بات چیت کے ذریعے چیزوں کو ٹھیک کرتے ہیں پھر بات چیت شروع ہوئی وہی Omanکے وزیر خارجہ mediation کر رہے تھے۔ جو تیسری آخری ملاقات Genevaمیں ان ہی کیembassy میں ہوئی۔ انہوں نے بعد میں کہا کہ بہترین مذاکرات آگے بڑھ رہے ہیں، بہتری کی طرف جا رہے ہیں، خوشخبری دے رہے ہیں۔ اب technical groundsپر بات چیت شروع ہو جائے گی،اس کی technicalities ماہرین دیکھتے ہیں۔ وہ واپس آتے ہیں اور پھرattackشروع ہو جاتا ہے۔ کس پر حملہ کرتے ہیں، ہمارے رہبر، ہمارے مرجع تقلید، جن کے فتوے پر کروڑوں اہل تشیع عمل کرتے ہیں، ان کے مقلد ہیں۔ وہ صرف سیاسی حیثیت نہیں رکھتے، یہ ایسے ہی ہوا ہے جیسے آپ چلے جائیں اور Vietnamکے اندر ان کےPope کو مار دیں جو مذہبی طور پر ان کا سب سے بڑا آدمی ہے۔ دنیا کا کوئی بھی عقلمند آدمی یہ کر سکتا ہے، انہوں نے حملہ کیا ان کے آفس پر attackکیا ان کا ساتھ ہی گھر جڑا ہوا ہے دو کمرے کا،ان کا تین کمرے کا گھر نہیں ہے۔ وہ مولا علیؑ کے بیٹے ہیں، زاہد ترین وجود الانسان وہاں ان کی بہو بھی مار دی جاتی ہے، بیٹی بھی مار دی جاتی ہے، داماد بھی مار دیا جاتا ہے اور ان کا نواسہ بھی مار دیا جاتا ہے اور پھر باقی لوگوں کے اوپر حملے شروع ہو جاتے ہیں۔

وہescalation خود کرتے ہیں اب مجھے بتائیں جمہوری اسلامی ایران کے پاس کیا جواب ہے انہوں نے اس سے پہلے سب ملکوں سے کہا کہ آپ کے پاس امریکہ نے اڈے بنائے ہوئے ہیں اور کوئی تک نہیں بنتی کہ وہ ہزاروں کلومیٹر دور آ کر یہاں اڈے بنائیں۔ وہ خود برداشت نہیں کرتا کہ Latin Americaکے اندر، Venezuela کے اندر، باقی ملکوں کے اندر کوئی وہاں جا کر اثرورسوخ پیدا کرے۔ یہ میرے قریب ہیں، یہ میرا علاقہ ہے، Monroe Doctrine کے تحت لہٰذا وہ یہاں آیا اور Netanyahuکی خواہشات اور Zionismکی خواہشات کے مطابق اس نے حملہ کیا اور سارے خطے میں وہ اتنی بڑی فورسز لے کر آیا۔

جناب چیئرمینٍ! کسی ملک کو یہ توفیق نہیں ہوئی کہ کہیں کہ یہاں کیوں اتنی فورسز لے کر آ رہے ہو۔ ہمارے خطے کے امن کو خطرے میں نہ ڈالو، یہاں پر نہ آؤ۔ اس کے مقابلے میں کوئی نہیں بولا ،اس سے اس کو جرات ملی ہے اور اس نےattack کیا ہے۔ اب ہم اس کی مذمت کرتے ہیں پاکستان سمیت دنیا کے کروڑوں انسانوں کے دل زخمی ہیں جو دنیا میں آزادی خواہ ہے، باضمیر ہے، غیرت مند ہے، عدالت خواہ ہے، عدل کے لیے جدوجہد کرتا ہے، چاہے مسلم چاہے غیر مسلم۔ سب کے احساسات گریہ دار اور زخمی ہوئے ہیں، دل زخمی ہوئے ہیں۔ اس لیے ہماری حکومت کو بھی سمجھنا چاہیے کہ پاکستان میں کروڑوں لوگ ان کے مقلد ہیں ان کے فتوے پر عمل کرتے ہیں۔ ان کے فتوے کے مطابق اپنی دینی زندگی گزارتے ہیں، ہمیں ان چیزوں کو دیکھنا چاہیے لہٰذا یہاں پر جب احتجاج ہوتا ہے لوگوں پر گولی چلتی ہے،انہیں مار دیا جاتا ہے۔آپ نے سر پر گولی مارنی ہے، چیزوں کو روکنے کے لیے ہزار رستے اور بھی ہو سکتے ہیں۔ لوگوں کی جو صورت حال ہے اس کو ہمیں سمجھنا چاہیے۔ ہمارے 14 سال کا لڑکا جب بالغ ہو جاتا ہے وہ تقلید کرتا ہے اس پر لازم ہے کہ وہ تقلید کرے اور کسی عادل فقی کے فتوے پر عمل کرے۔ کروڑوں جوان ان کے پیروکار ہیں لہٰذا ہم پر جو حملہ ہوا ہے اس کی مذمت کرتے ہیں اور ان کو اپنے دفاع کا بھرپور حق ہے اور پاکستان کو یہ سمجھنا چاہیے کہ یہ ایک ایسی دیوار ہے خدا نخواستہ گر گئی، مشاہد حسین سید بھی اپنے بیان میں کل پرسوں کہہ رہے تھے کہ پھر اسرائیل کے بارڈر ہمارے تفتان تک آ جائیں گے شاید آگے بھی آ جائیں۔ ہم اپنے وطن کی خاطر، مسلم امہ کی خاطر اور اس کےinterest کی خاطر اس میں ہماراstand ہونا چاہیے۔

ہمیں امریکہ کے خلاف کھڑا ہونا چاہیے، امریکہ کی مخالفت کرنی چاہیے اور عملاً میدان میں آنا چاہیے۔ یہ صرف ایران کا مسئلہ نہیں ہے پوری امت مسلمہ کا مسئلہ ہے، پورے regionکا مسئلہ ہے، پورے Eastکا مسئلہ ہے، سب ممالک کا مسئلہ ہے۔

جناب چیئرمین! اس لیے میری گزارش ہے کہ ہم اس مسئلے کو سنجیدہ لیں یہ باقاعدہ خطے کوreseizeکر کے reshapeکرنا چاہتے ہیں اور مجھے یقین ہے یہ ایسا نیل ہے جس میں اس دور کا فرعون غرق ہوگا ان شاءاللہ غرق ہوگا، اپنے تمام بحری جنگی جہازوں سمیت غرق ہوگا وہ اس نیل سے باہر نہیں نکلے گا۔ جیسے اس دور میں موسیٰ کے ساتھی وہاں سے نکل گئے تھے لیکن فرعون اس نیل میں غرق ہوا تھا۔ وہ یہ سمجھتا ہے کہ اس کا مقابلہ ایسے لوگوں کے ساتھ ہے جو موت سے ڈرتے ہیں۔ سید علی خامنہ ای، امام حسین کا بیٹا ہے، حضرت فاطمہ کا بیٹا ہے، مولا علی کا بیٹا ہے، رسول پاک ﷺ کا بیٹا ہے۔ (جاری۔۔۔۔۔T03)

T03-02Mar2026 FAZAL/ED: Waqas 01:50 pm

سینیٹر راجہ ناصر عباس: (جاری ہے۔۔۔۔) رسولِ پاک ﷺ کا بیٹا ہے، ان کا خون اس کی رگوں میں ہے۔ وہ کہیں نہیں بھاگا، وہ دفتر میں شہید ہوا ہے۔ وہ ہمارے لیے فخر ہے جیساکہ کربلا میں امام حسین علیہ السلام کہیں نہیں چھپے تھے، پہاڑوں میں نہیں گئے تھے، کسی دور دراز علاقے میں نہیں گئے تھے۔ لوگ کہتے تھے آپ کہیں اور چلے جائیں۔یزید کو confrontنہ کریں۔ وہ اپنے ارادے سے وہاں سے نکلے اور وہاں آئے اور اپنے بچوں سمیت قربانی دی۔ آج تک ہمارے لیے ظلم سے ٹکرانے کا وہ School of thoughtبن گیا ہے۔ مبارزہ کرنے کا، زمانے کے فرعونوں کے مقابلے میں ڈٹنے کا۔اس لیے امریکہ کو یہ سمجھ لینا چاہیے ایسا ظلم کیا ہے اس نے جس نے امریکہ کو صدیوں تک نقصان پہنچایا ہے۔ ہمارا امریکہ کے عوام سے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ان ظالم حکمرانوں سے مسئلہ ہے، Establishmentسے مسئلہ ہے جو دنیا کے ممالک کا استحصال کرتے ہیں۔ وہ دنیا میں جا رہے ہیں لوٹنے کے لیے، ڈاکو ہیں۔ یہ راہزن ہیں۔ان کو حق نہیں ہے کہ ان کو آپ کہیں کہ یہ دنیا کو Rule کریں گے۔ دنیا کو یہ Lead کریں گے۔ دنیا کو یہ Guideline دیں گے۔ لہٰذا ہم سارے یہاں پر امریکہ کے اس اقدام کی مذمت کرتے ہیں اور ہم جمہوری اسلامی ایران کے ساتھ ہیں۔ ان کو اپنے دفاع کا پورا حق ہے۔ مجھے امید ہے ان شاءاللہ خالقِ کائنات نے قرآنِ مجید میں کہا ہے ہم مسلمان ہیں۔ قرآن ہمارے لیے کتابِ ہدایت ہے۔ خدا نے خود کہا ہے۔ الذین قالو ربنا اللہ جنہوں نے کہہ دیا کہ اللہ ہمارا رب ہے۔ رب کا معنی جنابِ والا یہ ہے

کہ اللہ ہمارا حاکم ہے اس کا آرڈر چلے گا، اس کا قانون چلے گا، اس کا نظام اور سسٹم چلے گا، نہ کسی نیتن یاہو کا اور نہ کسی ڈونلڈ ٹرمپ کا۔ ثم استقامو پھر ڈٹ گئے اور آگے بڑھتے رہے۔تتنزل علیہم الملائکہ اللہ کی مدد کے ملائکہ ان پر نازل ہوتے ہیں۔ یہ زمین اللہ کی ہے۔حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا ہے۔ استعینو باللہ وصبرو، استعینو بالصلاۃ وصبرو، نماز سے مدد مانگو اور صبر کرو۔ان الارض باللہ یورثھا من یشاء من عبادہ والعاقبۃ للمتقین، یہ زمین اللہ کی ہے، وہ مالک ہے، جسے چاہتا ہے اسے عطا کرتا ہے اور خدا عاقبت متقین کی ہے۔ایک دن موت آنی ہے۔ تمام نبیوں کی دعا ہے کہ خدا ہمیں شہادت کی موت دے۔ہر نبی کی، ہر ولی کی، ہر امام کی اور شہادت مومن کے لیے قرآنِ مجید میں بھی ہے، شہید زندہ ہوتا ہے۔آخری جملہ کہتا ہوں۔ولا تحسبن الذین قتلو فی سبیل اللہ امواتا، اے لوگو! اپنے نبی سے خدا خطاب کر رہا ہے کہ جو اللہ کی راہ میں مار دیے جاتے ہیں انہیں مردہ نہ کہو۔بل احیاء وہ ایک عظیم زندگی کے مالک ہیں۔ مفسرین نے یہاں پر دو باتیں کی ہیں۔ بل احیاء عند ربھم، آپ خود قرآن میں کہتے ہیں۔ وما عندکم ینفد وما عنداللہ باق۔ جو چیزیں تمہارے پاس رہ جاتی ہیں یہ فنا ہو جائیں گی اور جو اللہ کے پاس ہے وہ باقی ہے۔ ویبقی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام۔ جو اللہ کے پاس ہے وہ باقی ہے۔وہ اپنے رب کے ہاں زندہ ہیں اور ہمیشہ کی زندگی ہے۔یرزقون انہیں رزق ملتا ہے۔فرحین انہیں دائمی خوشی مل چکی ہے۔بما اتاھم اللہ من فضلہ،اللہ نے جو اپنے فضل سے انہیں عطا کیا ہے۔ ویستبشرون بالذین لم یلحقوا بھم اور طلبِ بشارت کر رہے ہیں، بشارت پیچھے والوں کے لیے دی جاتی ہے۔ من خلفھم، جو پیچھے رہ گئے ہیں ان کا کیا حال ہے؟ فرشتے خبر دیتے ہیں کہ تمہارے ہاتھ سے جو پرچم گرا تھا وہ اٹھا لیا گیا ہے اور تمہارا راستہ جاری ہے۔ اس شہید کو فرشتے خوشخبری دیتے ہیں۔الا خوف علیہم ولا ھم یحزنون، ان کے اوپر نہ کوئی ماضی کا ڈر ہے،نہ کوئی پریشانی ہے اور نہ آئندہ کا کوئی خوف ہے۔خوف موت سے ہوتا ہے۔ جو موت سے نہیں ڈرتے۔امام زین العابدین علیہ السلام نے یزید کو یا ابنِ زیاد کو مخاطب کر کے کہا تھا یا ابن الطلقاء، اے ہمارے آزاد کیے ہوؤں کی اولاد! اتھددنی بالموت، یہ کب کہہ رہا ہے جب وہ زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے۔ دربار میں ان کی مائیں، بہنیں، بیٹیاں اور بچے قیدی ہیں۔اتھددنی بالقتل، تو مجھے موت سے ڈراتا ہے؟ کیا تمہیں پتا نہیں ہے؟ اللہ کی راہ میں شہادت ہماری سعادت ہے۔ اللہ کی راہ میں مر جانا ہمارے لیے سعادت ہے۔ لہٰذا بطور مسلمان اور پاکستانی ہم جذبہ شہادت کے ساتھ انڈیا سے 1965 میں لڑے ہیں۔ بنیانِ مرصوص میں ہم جذبہ شہادت سے بھی لڑے تھے۔ جذبہ شہادت ہے جو کامیابی دلاتا ہے۔ان شاءاللہ العزیز پوری امتِ مسلمہ بیدار ہے باشعور ہے اور امریکہ اور اسرائیل کو اس دفعہ ایسی بدترین شکست ہو گی جو ہم سوچ بھی نہیں سکتے۔ اگرچہ بہت

سے لوگوں کو جو دنیاوی چیزوں کو دیکھتے ہیں کہ اس کے پاس بڑے بڑے ٹینک ہیں، توپیں ہیں، جہاز ہیں، بحری جنگی بیڑے ہیں پتا نہیں کیا ہے۔کچھ چیزیں ان کے پاس نہیں ہیں۔ اللہ پر ایمان ان کے پاس نہیں ہے۔ ایمان ان کے پاس نہیں ہے۔اللہ پر توکل ان کے پاس نہیں ہے۔ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ، جو اللہ پر توکل کرتا ہے خدا اس کے لیے کافی ہے۔ان کے پاس resistance پر ایمان اور یقین نہیں ہے۔ان کے پاس جذبہِ شہادت نہیں ہے۔ وہ موت سے ڈرتے ہیں اور بزدل ہیں۔یہ جو اللہ کی طاقت ہے، سب سے بڑی طاقت ہے۔علامہ اقبال نے بھی کہا ہے کہ:

اللہ کو پامردیِ مومن پر بھروسہ

ابلیس کو ہے یورپ کی مشینوں کا سہارا

ان شاءاللہ یہ پامردی جو اللہ کی راہ میں ہے اس کا اللہ نتیجہ دے گا، غیبی مدد ہو گی اور اس کے فرشتے نازل ہوں گے۔ قرآن کہتا ہے کہ میں فرشتے مدد کے لیے نازل کرتا ہوں۔ ان شاءاللہ حق جیتے گا اور باطل ہارے گا۔ سچ جیتے گا جھوٹ ہارے گا۔ مظلوم جیتے گا ظالم ہارے گا اور ان شاءاللہ ہم سارے سرخرو ہوں گے۔

Mr. Chairman: In view of the request made by the Minister for Law and Justice, if the House agrees, the private members' business on today's orders of the day is deferred in order to enable the House to discuss the recent situation in Iran. Today's private members' business is carried forward for Friday, the 6th of March 2026. If you agree? Yes.

سینیٹر شیری رحمان صاحبہ آج جو صورتحال ہے۔اچھا، کل کر لیتے ہیں۔کل سیشن کر لیتے ہیں۔سینیٹر شیری رحمان صاحبہ کل کے لیے ٹھیک ہے؟ O.K. کل تک کر لیتے ہیں۔جی، تارڑ صاحب۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب چیئرمین! لوگ بات کرنا چاہ رہے ہیں۔اگر آپ Business ضروری سمجھتے ہیں تو Business لے لیں۔ یہ بند کر دیں۔اگر ہاؤس سمجھتا ہے کہ Business ضروری ہے تو Business لے لیں۔ مجھے بالکل کوئی اعتراض نہیں ہے۔Business شروع کرائیں۔

Mr. Chairman: It's up to you.

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: میرا خیال ہے کہ Legislative business شروع کرائیں۔

Mr. Chairman: Deferred till tomorrow. Anybody from....

سینیٹر راجہ ناصر عباس: مجھے ایک بات کرنے دیں۔ میں ہاؤس میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ جو ڈونلڈ ٹرمپ کا آپ نے نام دیا ہے نوبل امن پرائز کے لیے وہ واپس لیا جائے اور ہمیں غزہ کے Peace Board سے نکلنا چاہیے۔ ان قاتلوں کے ساتھ نہیں بیٹھنا چاہیے جو کسی قانون کو نہیں مانتے۔

جناب چیئرمین: آپ کیا چاہتے ہیں کہ یہ continue کریں؟

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: ظاہر ہے کہ یہ ریاست ایک ذمہ دار ریاست ہے اور یہ ساری چیزیں Executive کی اور دیگر جو stakeholders ہیں، اس میں اپوزیشن بھی ہے، Treasury Benches بھی ہیں، ہم سارے مل کر ہی کرتے ہیں۔ جناب چیئرمین! آج ویسے بھی صورت حال یہ تھی کہ پارلیمانی کمیٹی کی میٹنگ ہے۔ شیری رحمان صاحبہ! آپ یہ بتا دیں کہ پھر آج آپ کی میٹنگ ہے۔جناب چیئرمین! میری بھی یہ رائے تھی کہ Business کل پر لے جائیں۔ دونوں پارٹیوں کی اپنی اپنی پارلیمانی پارٹیز کی meetings بھی ہیں اور پھر Joint sitting بھی ہے۔ مہربانی۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔ تو اب adjourn کریں؟اس وقت adjourn کریں؟

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب چیئرمین! آج کا Business پھر کل پر لے جاتے ہیں۔ میں اس لیے عرض کروں گا کہ آج حاضری تھوڑی رہ جائے گی کیونکہ پہلے خیال تھا کہ Joint sitting morning میں ہے۔ Joint sitting تین بجے ہونے کی وجہ سے وہ

دونوں پارٹیوں کی parliamentary meetings بھی clash کر گئیں۔ تو باقی گفتگو اگر کل کر لی جائے۔ کل کر لیں اور آج اگر ہم چھٹی کر لیں اس لیے کہ جب دونوں جماعتوں نے نہیں ہونا۔ علامہ صاحب نے بات کر لی اور دعائے مغفرت ہو گئی۔

(مداخلت)

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: کل ہوگا نا۔ کل کر رہے ہیں۔

Mr. Chairman: The proceedings of the House stand adjourned to meet again on Tuesday, 3rd March, 2026 at 11:30 a.m.

[The House was then adjourned to meet again on Tuesday, the 3rd March, 2026, at 11:30 a.m.